جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝

العصر

پشاور

پاکستان

ماہنامہ

مدیر مسئول

مفتی غلام الرحمٰن

جامعہ عثمانیہ

نوتھیہ روڈ — پشاور

دسمبر ۱۹۹۹ء / شعبان رمضان ۱۴۲۰ھ

اے بی سی آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

ماہنامہ العصر پشاور

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

مجلس ادارت
مدیر مسئول
مفتی غلام الرحمن
مدیر
ڈاکٹر حسن نعمانی

مجلس مشاورت
مولانا حسین احمد
مفتی نجم الرحمن

قانونی مشیر
جناب نثار خان ایڈووکیٹ

جلد نمبر ۵ شمارہ ۱۲

دسمبر ۱۹۹۹ء / شعبان، رمضان ۱۴۲۰ھ

ٹیلیفون نمبر ۲۵۶۷۱-۰۹۱
پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۱ پشاور صدر - صوبہ سرحد پاکستان

زیر سرپرستی حضرت مولانا سید شیر علی شاہ زید مجدہم حضرت مولانا حکیم لطف الرحمن صاحب زید مجدہم

قیمت -/10 روپے

فہرست مضامین

اسلام دشمنی کی کھلی جارحیت	ادارہ	۲
محاسن القرآن	مفتی غلام الرحمن	۸
پشاور ایک شہر تھا	اقبال	۱۳
مجلس شوری کی کاروائی	مولانا حمید اللہ جان	۱۹
وفاق المدارس کا نتیجہ	مولانا حسین احمد صاحب	۲۹
قافلہ معاد	ادارہ	۳۰
فہرست جلد نمبر ۵	ادارہ	۴۳

پبلشر و دفتر: مفتی غلام الرحمان نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

بدل اشتراک فی پرچہ ۱۰ روپے، سالانہ اندرون ملک ۱۰۰ روپے بیرون ملک ۲۰ ڈالر کی قیمت

اعلان داخلہ

مجلس تعلیمی کے فیصلہ کے مطابق آمدہ تعلیمی سال نمبر ۸ (از شوال ۱۴۲۰ھ تا رمضان ۱۴۲۱ھ) کے داخلے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ہوں گے مقررہ ایام کے بعد کوئی داخلہ نہیں دیا جائے گا۔ داخلہ طالب علم کی ذاتی قابلیت پر دیا جاتا ہے اس لئے خواہشمند طلباء بروقت داخلہ کی کوشش کریں۔

داخلہ حفظ: ۱۵/ جنوری ۲۰۰۰ء مطابق ۷ شوال ۱۴۲۰ھ

قدیم طلباء کے داخلہ کی تجدید: ۱۶/ جنوری بروز اتوار مطابق ۸ شوال

جدید طلباء کا داخلہ: ۱۷، ۱۸، ۱۹ جنوری / ۱۰، ۱۱، ۱۲ شوال

انٹرویو: ۲۰ جنوری / ۱۳ شوال

داخلہ درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء: ۲۰ جنوری / ۱۳ شوال

افتتاح اسباق: ۲۱ جنوری ۲۰۰۰ء مطابق ۱۴ شوال بروز جمعہ

منجانب
شعبہ تعلیمات جامعہ عثمانیہ

صدائے عصر

اسلام دشمنی کی کھلی جارحیت

۱۴ نومبر ۱۹۹۹ء سے اقوام متحدہ نے اسلامی امارت افغانستان پر اقتصادی پابندیوں کا آغاز کر کے ایک زبون حال او زخم خوردہ قوم کو ظلم وستم کی چکی میں دھکیلتے ہوئے امتحان کا ایک اور صبر آزما موقعہ فراہم کیا اگرچہ پابندیوں کا اعلان اقوام متحدہ نے کیا لیکن کون نہیں جانتا کہ یہ سب کچھ امریکہ بہادر کے اشارہ پر ہو رہا ہے افغان قوم کو اپنی روایتی مہمان نوازی کی سزا دی جا رہی ہے جو چند سالوں سے عالم اسلام کے نامور مجاہد اور مصلح "اسامہ بن لادن" سے اس قوم نے پیش کی ہے۔ اگرچہ امریکہ اور دیگر یورپی ممالک اسلامی بلاک کے کئی بھگوڑوں کو کہیں سلمان رشدی اور کہیں تسلیمہ نسرین کی شکل میں پناہ دیئے ہوئے اور آئے دن صرف اسلام دشمنی کی بناء پر بھاری رقوم ان دشمنان اسلام کی حفاظت پر خرچ کر رہے ہیں لیکن صرف اسامہ بن لادن پر مبینہ دہشت گردی کا الزام لگا کر صرف افغان قوم کو نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کو اس کی سزا دی جا رہی ہے کرہ ارض پر کئی خطے محض اسامہ کے بہانے سے ظلم و ستم کے بازار سے گرم ہیں معلوم نہیں کہ اس بہانے سے آئندہ کیا کچھ کہا جائے گا؟ اور دنیا میں کن کن کو اسامہ بن لادن سے رفاقت کا نام دیکر زیر زمین کرنے کے منصوبے بنائے جائیں گے؟

افغانستان پر پابندی لگانے میں امریکہ اور اس کے حواری ممالک کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو تباہی کے دھانے پر کھڑا کرنے کی مذموم کوشش ہے دشمن کبھی یہ نہیں چاہتا کہ مسلمان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو اور کہیں اس میں استقامت کا جذبہ پیدا ہو افغانستان پر پابندی لگوا کر بظاہر اس قوم کا استحصال معلوم ہو رہا تھا کوئی یہ سوچ رہا تھا کہ اس سے افغان قوم بے شمار مشکلات سے دوچار ہوگی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل

ے پابندی کے اثرات خلاف توقع محسوس ہو رہے ہیں اور صلح حدیبیہ کی طرح
نتائج کی نسبت سے پس پردہ عواقب اور انجام بہتر صورت میں دکھائی دے
ے۔ فوری رد عمل تو یقیناً" صرف افغانستان کے حق میں نہیں بلکہ پورے عالم
ے لئے نیک شگون ہے کیونکہ پابندی لگنے سے ایران نے خیرسگالی کے جذبے
ت کھول کر وسعت ظرفی کا مثالی نمونہ پیش کیا اگرچہ ایران سے یہ توقع کبھی
نی۔ طالبان کے برسراقتدار آنے اور خصوصاً" مزار شریف یا بامیان میں جو
ے رونما ہوئے تھے اس سے ایران اور افغانستان ایک دوسرے دور چلے گئے تھے
ن کا اتنا وسیع خلیج قائم تھا۔ جس کو دیکھتے ہوئے بظاہر مصالحت کی ہر کوشش
ائی دے رہی تھی لیکن پابندی سے حالات بالکل بدل گئے ایران نے ابتداء
ل کھلے دل سے افغانستان کے لئے اپنے سرحدات کھول دیئے یقیناً" یہ ایران کا
لک سے مستحسن اقدام ہے۔ اگرچہ اس میں طالبان کے فعال کردار سے انکار
کیا جا سکتا۔ لیکن پابندی کا فوری رد عمل طالبان نے ایک بہتر شکل میں وصول
ر ایران کو وسعت ظرفی اپنانے کا سنہری موقعہ فراہم کیا یوں افغانستان اس کرب
حالات سے بچ گیا جس کا پابندی لگنے پر احساس ہو رہا تھا کہا جاتا ہے کہ پابندی
ت اشیاء کو خوردونوش اور ضروری اشیاء کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے
ے۔ لیکن جب ایران نے سرحد کھول دی تو قیمتیں گر کر اپنی حالت پر آگئیں
نا جاتی ہے کہ آئندہ بھی یہ توازن برقرار رہے گا۔

یہ بھی ممکن ہے کہ سیاسی طور پر افغان قوم پابندی سے اندرونی اور
طور پر فوائد حاصل کرے۔ ایران کے سرحد کھولنے سے طالبان حکومت سے
م پیدا ہوں گے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ شمالی اتحاد سے ایران کے تعلقات
ر دوری پیدا ہوگی شمالی اتحاد دن بدن کمزور ہو کر طالبان کی گرفت اندرون ملک
ر ہوگی اس سے وہ باہمی جنگ ختم ہو جائے گی جس سے پوری قوم تمحال پریشان

Scanned with CamScanner

ہے شمالی اتحاد میں مقابلہ کی طاقت نہ رہنے کی وجہ سے طالبان کو چھٹکارا مل سکے گا کیونکہ شمالی اتحاد کے اکیلے رہنے کی صورت میں یا تو مصالحت پر آمادہ ہوگا اور اگر ان کا مسئلہ بنا کر مقابلہ پر ڈٹا رہے تو پھر کسی اسلامی ملک کی بجائے غیر اسلامی ممالک روس یا ہندوستان کے دروازے پر سر جھکا کر امداد کی درخواست دے گا اس سے افغان قوم کے دلوں میں شمالی اتحاد کے لئے محبت کی جگہ مزید نفرت پیدا ہوگی جس سے طالبان کا استحکام لازمی امر ہے۔ اسلامی برادری کے اذہان میں طالبان کے بارے میں جہاں کہیں شبہات پائے جاتے ہیں وہ پابندی سے لازمی طور پر متاثر ہوں گے خدا کرے کہ ایران و افغانستان کے تعلقات بحال ہونے سے وہ خواب شرمندہ تعبیر ہو جس کا انتظار مدتوں سے ہو رہا ہے کہ ایران افغانستان اور پاکستان تینوں اسلامی برادر ممالک کے باہمی اتحاد وسط ایشیاء کی اسلامی ریاستوں کے لئے مرکز کا کام دے سکے اس خاص قطعہ میں اسلام کا بول بالا ہو کر اسلامی سپرپاور کا کام دے سکے۔

اقوام متحدہ نے پابندیاں عائد کرتے وقت افغان قوم کا غلط اندازہ لگایا۔

ان کو یقین تھا اس سے افغان قوم کا معیار زندگی متاثر ہو کر افغان عوام طالبان کے خلاف کھڑے ہوں گے اس سے ایک تو طالبان حکومت کی مخالفت عوام کے اذہان میں راسخ ہونے کے علاوہ اسامہ بن لادن بھی ہاتھ آئے گا لیکن ہمارے خیال میں یہ اندازہ بالکل غلط ہے طالبان کی وجہ سے افغانستان میں جو امن و امان سکون اور چین و اطمینان نصیب ہوا ہے پوری دنیا اس کے لئے ترس رہی ہے افغان قوم نے وہ دور بھی دیکھا جس میں اسلام زندہ باد کے نعرہ لگانے والوں سے کسی کی عزت و ناموس محفوظ نہیں رہی اور بحمد للہ آج زیورات سے بھری نئی نویلی دلہن اگر اکیلے افغانستان میں سفر کرے تو کسی کی مجال نہیں کہ وہ آنکھ اٹھا کر بری نظر سے اس کی طرف دیکھ سکے اس کے ہوتے ہوئے یہ افغان قوم کی ناقابل معافی غلطی ہوگی کہ وہ ایسی پرامن حکومت کی خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ افغان جفاکش اور بہادر قوم ہے اس

پابندیوں سے ان میں خود انحصاری کا نیا جذبہ پیدا ہوگا وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کریں گے افغان عوام کے پاس بڑی زمین ہے وہ اس کی طرف توجہ دیکر زراعت میں خود کفالت پیدا کریں گے اور ملک میں ٹوٹے پڑے کارخانوں کی مرمت کر کے چالو کرنے کی کوشش کریں گے اس سے افغان قوم اپنے ملک کی آبادی کی طرف ایک نئے جذبہ اور عزم سے توجہ دیں گے شاید یہ افغانستان کی تعمیر نو کے لئے بنیاد ثابت ہو۔ جتنی پابندیاں بڑھیں گے اتنا ہی اس قوم میں حوصلہ، استقامت پیدا ہوگی

افغانستان پر پابندی سے پاکستان کا بالواسطہ طور پر متاثر ہونا لازمی امر ہے بلکہ یہ پاکستان کے لئے آزمائش کی کڑی گھڑی ہے کیونکہ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ طالبان حکومت سے پاکستان کے گہرے روابط ہیں جس میں پاکستان اور افغانستان کے اتنے گہرے روابط ہیں شاید تاریخ میں کبھی ایسا مرحلہ نہیں آیا جس میں پاکستان اور افغانستان کے اتنے گہرے تعلقات رہے ہوں بلکہ ابھی تو طالبان حکومت کی حمایت پاکستان کی خارجہ پالیسی کا جزء لاینفک ہے پابندی کی صورت میں پاکستان کا کردار کیا ہوگا؟ یہ ایک نازک مرحلہ ہے جس میں فوجی حکومت کو سوچ سمجھ کر قدم لینا چاہیے اگر پاکستان حسب سابق اپنی افغان پالیسی بحال رکھے اس سے تعلقات میں کمی نہ آنے دے تو اس اقوام متحدہ اور خصوصاً امریکہ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اقوام متحدہ کے فیصلہ پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے خود پاکستان کو کسی سزا کے بارے میں سوچیں اور خدانخواستہ اگر پاکستان اپنی رائج شدہ افغان پالیسی پر نظرثانی کر کے کسی تبدیلی کے بارے میں سوچے اس کی ملک کے قرب و جوار پر گہرے اثرات مرتب ہوں گے خدا نہ کرے ہمیں ایسے ایام بھی دیکھنا پڑے کہ افغانستان کی نوزائیدہ اسلامی ریاست اپنے تمام تر اسلامی تشخص کے باوجود حالات سے مجبور ہو کر نظریہ ضرورت کے تحت بھارت کی طرف میلان کا فیصلہ کرے

Scanned with CamScanner

اور یوں ہمیں وہ موقعہ دوبارہ دیکھنا پڑے جس سے ربانی کے دور حکومت میں ہم دوچار رہے تھے اس لئے یہ مرحلہ خود پاکستان کے لئے نازک موقعہ سے کم نہیں۔

خارجہ پالیسی کے علاوہ خود اقتصادی طور پر پاکستان کا متاثر ہونا لازمی ام ہے ان پابندیوں سے پاکستان کی معیشت کو خطرناک دھچکہ لگ سکتا ہے افغان ٹریڈ سے پاکستان کا اقتصادی پہیہ حرکت میں تھا کراچی کی بندرگاہ پر جب جہاز خالی ہو کر ی سامان طورخم کی سرحد پر پہنچتا اور پھر واپسی پر پشاور کے قریب کارخانو مارکیٹ تقسیم ہو کر پورے ملک میں غیر ملکی سامان آسان قیمت میں ملتا اس سے کئی لوگوں کاروبار وابستہ رہا پابندی لگنے سے جب افغانستان پر یہ دروازہ بند ہوا تو ایران کے سرحد کھلنے سے یہی کاروبار وہاں سے شروع ہوگا اس سے قبل جو آمدنی اس ملک میں ہوتی رہی وہ پاکستان کی جگہ دوسرے ملک کو منتقل ہوگی اور یوں سمگلنگ کا کاروبار بھی مزید بڑھے گا کیونکہ پاکستانی قوم پر تعیش اشیاء کے استعمال کا عادی ہے اس کے بغیر قوم نہیں رہ سکتی خواہ جس قیمت پر بھی اس کو یہ اشیاء ملیں۔

اگرچہ ہمارے اسلامی ممالک خواب غفلت کے شکار ہیں بوسنیا میں دو لاکھ مسلمانوں کے قتل پر کسی کو لب کشائی کی جرات نہیں ہوئی کوسووا میں سوا لاکھ مسلمانوں کے خون شہادت کے ابلتے ہوئے فوارے کو دیکھ کر اس قوم کا ضمیر بیدار نہیں ہوا۔ آذربائیجان میں پچاس ہزار مسلمانوں کے رقص موت پر کسی نے احتجاج تک نہیں کیا اور ابھی چیچنیا کے مسلمانوں کے قتل میں روس و امریکہ ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ایک دوسرے کو دعوت دے رہے ہیں جبکہ عراق پر امریکہ اور اس کے حواریوں کے سفاکانہ حملے روزمرہ کی عادت بن چکی ہے۔ لیبیا، صومالیہ، الجزائر، ترکی اور مصر میں اسلامی شناخت مٹانے کی مذموم کوشش جاری ہے

ہائے افسوس!

اے مسلمان قوم تیری غیرت کہاں ہے؟ تیرا ضمیر کیوں مردہ ہے؟

☆☆☆

ذرا ماضی کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھیں۔ تمہاری ماضی تو غیرت کی داستانوں سے بھری پڑی ہے تم نے تو صرف ایک عورت کی عزت و ناموس کے لئے دنیا کا جغرافیائی نقشہ بدل ڈالا۔ لیکن آج تم کیوں ٹس سے مس نہیں ہو رہے ہو۔ تمہارے بھائی تمہارے اپنے ہاتھوں سے کیوں ذبح ہو رہا ہے؟

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے دور نہیں کہ افغانستان پر کفر کی یلغار سے اس قوم میں طارق بن زیاد، محمد بن قاسم اور صلاح الدین ایوبی کا کوئی جانشین پیدا اور دوبارہ وہ رات و دن ہمیں دیکھنا نصیب ہو جہاں اقوام عالم کے فیصلے مسلمانوں ہاتھوں میں ہوں۔ یہ تب ممکن ہے کہ مسلمان علمی اور عملی میدان میں جہاد کا جھنڈا بلند کرکے پوری دنیا کو امن و سکون اور اطمینان کے لاثانی نظام کا پیغام دینے کا تہیہ کرے۔

"افغان مسئلہ" صرف ایک قوم یا ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ نظریاتی جنگ ہے اور تہذیبوں کا تصادم ہے پوری دنیا میں کفر ایک ہوکر اسلام کے مقابلہ میں صف آراء ہے اور ہر جگہ مسلمان کو دبایا جا رہا ہے۔ یہی فیصلہ کن وقت ہے جس میں پوری دنیا کے مسلمان کفر کے مقابلہ میں ایک ہوکر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرے۔

والعصر ان الانسان لفی خسر

مخدوم الرحمٰن حقی عفی عنہ

۲۸/۸/۱۴۲۰ھ

☆☆☆

محاسن القرآن

مفتی غلام الرحمٰن

هوالذى خلق لكم مافى الا رض جميعا—ثم استوى الى السماء فسوهن سبع سموت وهو بكل شىء عليم

ترجمہ:-اللہ تعالیٰ وہی ذات ہے۔-جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمھارے لئے پیدا کیا پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا توان کو سات آسمان بنادیااور وہ ہر چیز (بنانا) جانتا ہے۔

محاسن:- تمہیں پیدا کر کے بے یار مددگار نہیں چھوڑا بلکہ تمہاری بقاء کے لیے زمین میں ہر قسم کے انعامات کا جال بچھایا-اس آیت میں بھی گذشتہ آیت کی طرح انعامات خداوندی کا تذکرہ ہورہا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین پیدا کر کے اس میں تمام کچھ وہ رکھا جو آئے دن تمہاری ضرورت پوری کررہا ہے گویا زمین کے تمام خزانے تمھارے لیے ہیں پھر زمین کی پیدائش کے بعد آفاقی نظام کا لا محدود نظارہ قائم کیا جس میں سات آسمان خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں یہی اس کی زینت ہے اور اس سے دنیا کا نظام قائم ہے یہ اس خالق مختار کی کاریگری ہے اور وہی ہر چیز بنانے کا سلیقہ بہتر جانتا ہے

زمین کے وجود سے کسی کو انکار نہیں کیسے انکار ہو سکتا ہے ؟ جبکہ اس سے پیدائش ہے اس پر رہنا ہے اس میں واپس جانا ہے اور پھر اس سے دوبارہ بھی اٹھنا مقرر ہے البتہ آسمان کے وجود میں عقل پرست دھوکہ کے شکار ہوئے آسمان کے بارے میں جہاں تک علوم وحی کی رہنمائی ہے اس کی رو سے آسمان ایک مجسم حقیقت ہے ایک وسیع نظام کا حامل ہے جس کا ادراک انسان کے ذہن سے بالا ہے عالم بالا کے بارے میں وہی حقائق قابل اعتبار سمجھیں جائینگے جن کی نشاندہی وحی سے ہو اس کے علاوہ عقلی ذرائع استعمال کر کے ان کا ادراک ممکن نہیں ہو سکتا ہے انسان خدا کی طرف سے عطا کردہ عقل کی روشنی میں کچھ مسافت طے کرے لیکن کسی عقلی تحقیق کو حرف آخر کہنا مشکل ہے۔

...کے بارے میں سائنسی آراء-

...ے آسمان کے بارے میں دو رائیں قائم تھیں ایک رائے فیثا غورث کی طرف ...ہے جس کے نزدیک آسمان کا کوئی وجود نہیں آفاقی نظام مین جتنے سیارے ہیں یہ بذات ...م ہیں یہ کسی میں جڑے ہوئے نہیں پھر اس کے ہم خیال لوگوں میں سے بعض کے ...سیارے ساکن ہیں ان میں کوئی حرکت نہیں پائی جاتی البتہ زمین متحرک ہے جبکہ ...ے طبقہ کے نزدیک تمام سیارے سورج کو مرکز مان کر ارد گرد حرکت کرتے ہیں آپ ...زدیک اگرچہ زحل، مشتری، مریخ، عطارد، زہرہ اور سورج و چاند سات بڑے بڑے ...ں کے نام گنتے جاتے ہیں لیکن یہ صرف ان سات تک محدود نہیں ان کے علاوہ اور بھی ...یارے ہیں اس کے مقابلہ میں دوسری رائے حکیم بطلیموس کی ہے جس کے نزدیک زمین ...ہے جو ایک کرہ کی شکل میں قائم ہے اس کے ارد گرد پانی بھی لپٹا ہوا ہے جس کو سمندر کہا ...ہے پھر اس کے ارد گرد ہوا اور پھر آگ کا کرہ ہے یہ عناصر اربعہ کے چاروں کرے ...وں میں گھیرے ہوئے ہیں اس کے بعد زمین کے علاوہ دوسرے سیاروں کے آسمان میں ...ں پہلا فلک قمر دوسرا فلک عطارد تیسرا فلک زہرہ چھوتا فلک شمس پانچواں فلک مریخ چھٹا ...ک مشتری ساتواں فلک زحل آٹھواں فلک ثوابت اور آخری نواں فلک الافلاک ہے اور اس ...حرکت سے دنیا رواں دواں ہے-یہ دونوں رائیں حکمت کی کتابوں میں ہیں اور فریقین اپنے ...نے موقف کے اثبات میں پوری کوشش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں چونکہ موخرالذکر حکیم ...لیموس کی رائے کی بعض باتیں ان حقائق کے قریب تھیں جس کی نشاندہی قرآن وحدیث ...رہے تھے اس لیے جب یونان کا فلسفہ مسلمانوں کی طرف منتقل ہوا تو اس کی رائے کو ...سلمانوں کے ہاں زیادہ فروغ ملا چنانچہ ہم جب صدیوں سے مروج درس نظامی کے نصاب کا ...ئزہ لیتے ہیں تو اس میں تصریح شرح حضمنی وغیرہ کی کتابوں میں ہمیں یہی باتیں ملتی ہیں ...دیم سائنس کا عربی میں ترجمہ ہو کر درس نظامی کا حصہ رہا اس لیے بعض لوگوں نے اس

سائنسی نظریہ کو اسلام کی تعلیمات کا ایک حصہ سمجھا حالانکہ یہ محض سائنسی آراء تھیں
تشریح و توضیح اسلامی افکار کے حاملین سائنسدانوں نے کی یہ ہماری بد قسمتی تھی کہ کچھ
سے ہم جمود کے شکار ہوئے اور ان سائنسی علوم میں کسی حصہ لینے کے بجائے ہم لیکر
بنے رہے اس کے مقابلہ میں حکیم فیثا غورث کی رائے کو آج کل یورپ میں زیادہ اہمیت
ہے سائنس کی جدید تحقیقات اس پر مبنی ہیں چنانچہ آج مغربی تہذیب سے متاثر لوگ
کی حقیقت سے انکار کر کے یہ صرف نظر کا دھوکہ مانتے ہیں آئے دن نئے سیاروں کی
چاند پر جانے کے اسفار میں کامیابی ملی ہے ان کے نزدیک یہ سیارے کسی آسمان میں
ہوئے نہیں یہ خود قائم ہیں جہاں تک رسائی ہو سکتی ہے خدا کرے کہ آئندہ اللہ تعالیٰ
حسین کاریگری کے مزید گوشے کھلیں لیکن ہمارا ایمان ہے اس سے اسلام کی حقانیت
اثر نہیں پڑے گا بلکہ آئے دن اس تحقیقات سے قرآن و حدیث کی حقانیت لوگوں پر
قرآن و حدیث نے آسمان کی نشاندہی کی ہے اور یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان
کیئے ہیں اس کی کیفیت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اگر سائنسی تحقیق کسی نتیجہ پر پہنچے
مرحلہ کی نشاندہی ہو سکے تو ہمیں قرآن و حدیث کی حقیقت سائنسی رائے پر منحصر
چاہیئے یہ ممکن ہے کہ ہم سمجھانے کے لیے سائنسی تحقیقات کا سہارا لیں صرف اس
آخر کہنا مشکل ہے کیونکہ آج سائنسی تحقیقات ایک دوسرے کی تکذیب کر رہی ہیں اگر
کسی سائنسی تحقیق کو قران و حدیث کا حکم کہدیں ممکن ہے آئندہ چل کر اس کی
جبکہ قران و حدیث کے واضح حقائق کی تکذیب ممکن نہیں یہی وجہ ہے کہ حکیم بطلیموس
رائے کو جب مسلمانوں کے ہاں فروغ ملا تو ہماری کتابوں میں اس کی تائید اس
کیگئی ہے گویا یہ قرآن کا صریح حکم ہے بے بنیاد اقوال کی ایسی ضعیف توجیہات
جن کا بطلان بدیہی ہے گذشتہ سالوں میں جب سائنسدان چاند تک پہنچنے میں کامیاب
تو بعض ظاہر پرست لوگوں نے اس سے صرف انکار کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس
[illegible] فہمی تھی قرآن و حدیث کا اس

سروکار نہیں کہ چاند آسمانوں میں بند ہے اور اس تک رسائی ممکن نہیں بہر حال یہ سائنسی آراء
ہیں ممکن ہے آگے چلکر مزید تحقیق ہو تاہم یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم مسلمانوں خود بھی
سائنسی علوم سیکھیں اور ان میں حصہ لیکر دشمنان اسلام سے پیچھے نہ رہیں

زمین و آسمان کی پیدائش میں ترتیب

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے زمین پیدا کی اور پھر سات آسمانوں کو وجود بخشا ایسا ہی سورۃ السجدہ سے بھی یہی حقیقت واضح ہوتی ہے کہ آسمان کی پیدائش زمین کے بعد ہے لیکن سورۃ النازعات میں والارض بعد ذلك دحاها یعنی زمین کو آسمانوں کے پیدا کرنے کے بعد بچھانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین کا بچھانا آسمانوں کی پیدائش سے موخر ہے عام علماء نے پہلی رائے کو ترجیح دی ہے صرف حضرت قتادہ اس کے قائل ہیں کہ آسمان کی پیدائش مقدم ہے بعض علماء توقف کے بھی قائل ہیں لیکن قران کے ظاہری نصوص سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ زمین کی پیدائش آسمانوں پر مقدم ہے البتہ پیدائش اور بچھانے میں فرق ہے یہ ضروری نہیں کہ پیدائش سے بچھانا لازم ہو ممکن ہے زمین کی پیدائش سے اس کا بچھانا موخر ہو۔ دونوں کا ایک دوسرے سے الگ ہونے کی صورت میں آیات کی تطبیق ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے زمین پیدا کی پھر سات آسمان مکمل کیئے اور پھر زمین کو بچھایا۔ واللہ اعلم بحقیقتہ

اشیاء میں اصل اباحت ہے یا حرمت

جب اللہ تعالیٰ نے زمین اور اس میں تمام چیزیں انسان کے لئے پیدا کی ہیں تو بعض علماء اکرام فرماتے ہیں اس نے معلوم ہوتا ہے دنیا کی تمام چیزیں انسان کے لئے مباح ہیں تاکہ ان سے استفادہ کر سکیں۔ تاہم اگر قرآن و حدیث کسی چیز کے بارے میں واضح حکم دیکر حرام قرار دے تو وہ الگ بات ہے اس لئے جب کسی چیز کے بارے میں واضح حکم نہ ہو تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں اصول کی کتابوں میں اس رائے کی نسبت معتزلہ کی طرف ہوئی ہے جبکہ اہل سنت والجماعت میں احناف اور شوافع بھی اس کے قائل ہیں جیسا کہ علامہ الوسی نے اس

Scanned with CamScanner

کی تصریح کی ہے اس کے مقابلہ میں کچھ دوسرے علماء کے نزدیک اشیاء میں اصل حرمت ہے اور کچھ لوگ توقف پر قول کرتے ہیں۔ علماء کا یہ اختلاف بجا ہے لیکن اس آیت سے کسی ایک فریق کی تائید مشکل ہے یہی وجہ ہے تفسیر بحر محیط میں ابن حبان کا قول ہے کہ صحیح یہ ہے کہ اس آیت میں اقوال مذکورہ میں سے کسی کے لئے حجت نہیں کیونکہ خلق لکم میں صرف لام سببیت بتلانے کے لئے آیا ہے کہ تمہارے سبب سے یہ چیزیں پیدا کی گئی ہیں اس سے نہ انسان کے لئے ان چیزوں کے حلال ہونے پر کوئی دلیل قائم ہو سکتی ہے نہ حرام ہونے پر۔ بلکہ حلال و حرام کے احکام جداگانہ قرآن و سنت میں بیان ہوئے ہیں انہیں کا اتباع لازم ہے۔

دنیا اور اس میں تمام چیزیں انسان کے لئے پیدا کی ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان ان سے بالذات یا بالواسطہ طور پر استفادہ کرتا ہے استفادہ میں یہ ضروری نہیں کہ کھائے پیے یا استعمال میں لائے بلکہ ان اشیاء کو دیکھ کر اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کاملہ کا عقیدہ دل میں راسخ ہو تو یہ بھی ان اشیاء سے استفادہ کی ایک قسم ہے چنانچہ دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو عبث اور بے فائدہ ہو۔ لہذا سانپ بچھو اور دوسری اشیاء جو بظاہر انسان کے لئے مضر اور نقصان دہ ہیں۔ درحقیقت انسان کے فائدہ سے خالی نہیں ان کے ذریعہ انسان بہت کچھ حاصل کر سکتا ہے پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر چیز ہر انسان کے حق میں قابل استفادہ ہو یہ صرف نوع کا بیان ہے لہذا کسی کے حق میں بعض اشیاء کے نقصان سے یہ لازم نہیں کہ دوسرے کے حق میں مفید نہ ہو کسی ایک فرد کے انتفاع سے حقیقت کا وجود ممکن ہے کئی لوگ سانپ اور بچھو سے کیا کچھ فائدے حاصل نہیں کرتے ہیں بعض لوگوں کی زندگی سانپ اور دوسرے حشرات الارض کی نذر ہے آئے دن اخبارات میں ایسے لوگوں کے حالات اور واقعات بیان ہوتے ہیں جن کا انھنا بیٹھنا سونا جاگنا سانپ اور بچھو کے ساتھ ہے بلکہ سانپ سے کھیل کود محبوب مشغلہ شمار ہو کر رہ گیا ہے اور بعض لوگ تو پیشہ ور شعبدہ باز ہو کر بین الاقوامی میدان میں شہرت حاصل کرتے ہیں۔

پشاور کا ایک شہر تھا

اقبال

ہزاروں برس پرانا شہر پشاور تاریخ کی ان گنت داستانوں کا امین ہے یہ شہر خیبر کے ہیبت ناک درے پر واقع ہے برصغیر پر حملوں کے سلسلے میں متعدد غیر ملکی حکمرانوں، بادشاہوں اور سپہ سالاروں کی گزرگاہ رہا ہے اور آریاؤں کے علاوہ یونانیوں، ترکوں تاتاریوں اور افغانوں کے قافلے اور حملہ آور بھی اس شہر میں داخل ہوتے رہے ہیں ان میں سے کئی ایک یہاں کے ہی ہو کر رہ گئے یہ شہر گندھارا تہذیب و تمدن کا مرکز رہا ہے چنگیز خان کے لشکر نے اسے روندا، سکھوں نے اسے تاراج کیا اور انگریزوں نے اس کے کوچہ و بازار میں ہولی کھیلی کنشک کے دور حکومت میں اس شہر کو پرش پور کہا جاتا تھا عہد مغلیہ کے ابتدائی دور میں اسے بلگرام اور بگرام بھی کہا جاتا رہا چینی سیاح فاہیان نے چوتھی عیسوی میں اس کا نام ﴿لوپوشا﴾ بتایا جبکہ اس کے دو سو برس بعد آنے والے چینی سیاح ہیون شانگ نے اس کا نام پولوشاپولو لکھا۔ لیکن گیارہویں صدی عیسوی میں البیرونی نے اس کا نام پرشاوز درج کیا ہے تاریخ پشاور میں منشی گوپال داس نے پشاور کی دو نام درج کئے ہیں ایک پیشہ وروں یعنی پیشہ وروں اور کاریگروں کا شہر اور دوسرا پشاور مغل بادشاہ اکبر اور جہانگیر کے ایک درباری ابوالفضل نے ﴿اکبر نامہ﴾ میں پشاور شہر کے جو نام لکھے ہیں ان میں پرشاور اور پشاور شامل ہیں ہندو روایات کے مطابق مغل بادشاہ اکبر کے دور میں اس شہر کو پشامور بھی کہا جاتا تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اسے پشاور ہی کہا جانے لگا۔ پشاور ایک صدی قبل تک ایشیاء کی تجارتی منڈی کہلاتا تھا اس خطے کی مختلف مصنوعات اور پھل فروٹ وغیرہ سمرقند و بخارا اور وسطی ایشیاء کی دوسری ریاستوں کے علاوہ برصغیر کے مختلف شہروں اور مقامات پر بھی جاتے تھے اور انہیں ہر شہر میں ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا تھا۔ دولت و ثروت اس شہر کے قدم چومتی تھی۔ پشاور شہر کی بیسیوں خاندان اس کاروبار سے

خوشحال اور آسودہ حال تھے لیکن انقلاب روس کے بعد یہ صورتحال باقی نہ رہ سکی اور یہ سلسلہ ختم ہو گیا جس کی نتیجے میں اس شہر کے کئی تاجروں کو جن میں سیٹھی خاندان سر فہرست ہے بہت زیادہ مالی نقصان پہنچا اس خاندان کے ایک سربراہ الحاج میاں کریم بخش سیٹھی کا نام کس نے نہیں سنا- وہ ایک مخیر شخصیت کے مالک تھے انہوں نے خدمت دین کے علاوہ رفائی کاموں کے سلسلے میں جو عظیم خدمات انجام دیں وہ بڑی مثالی ہیں اسی خاندان کے ایک اور بزرگ میاں عبدالغفور سیٹھی بھی خدمت دین میں شبانہ روز منہمک رہے اور اس راہ میں مصائب و آلام کا سامنا کرنے کے علاوہ اپنی جائیداد بھی فروخت کر بیٹھے تھے پشاور شہر کی عوام سیاسی تحریکوں میں بھی پیش پیش رہے تحریک خلافت، تحریک آزادی اور تحریک پاکستان میں بھی ان کی جدوجہد نمایاں رہی اور وہ حصول نصب العین کے لئے قربانیاں دینے میں پیش پیش رہتے-

پشاور شہر کو اپنی قدامت اور محل وقوع کی وجہ سے تاریخ کے ہر دور میں اہمیت حاصل رہی ہے اگرچہ وثوق سے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ شہر کب آباد ہوا اور اس کی بنیاد کس نے رکھی البتہ مختلف روایات اور تاریخی شواہد نے اتنا پتہ ضرور چلتا ہے کہ یہ شہر بہت ہی قدیم زمانے سے آباد چلا آیا ہی ہندوؤں کی کتابوں میں زمانہ قبل از تاریخ سے اس کا ذکر دکھائی دیتا ہے بعض مشہور مصنفین اور رہنماؤں نے اس جگہ جنم لیا جدید تحقیقات کے پیش نظر اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بدھ مت کے عہد میں پشاور کو خاص اہمیت حاصل تھی اور یہی وہ مشہور پگوڈہ (عبادت گاہ) تعمیر ہوئی جس میں مہاتما بدھ کی چند ہڈیاں بطور امانت و تبرک رکھی گئی تھیں اس کے بچے کھچے نشانات آج بھی پشاور شہر کے لاہوری دروازہ کے باہر "شاہ جی کی ڈھیریوں" میں دکھائی دے رہے ہیں-

مذکورہ پگوڈہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ عہد بدھ مت کے مشہور حکمران کنشک نے اس جگہ نوادرات کے لئے ایک عظیم الشان پگوڈہ تعمیر کرایا تھا جو دنیا کے مخصوص عجائبات میں شمار

ے قابل ذکر تھا انگریز مصنف سر تھامس ہولڈرچ کی کتاب ﴿گیٹس آف انڈیا﴾ پگوڈہ کی عمارت کا بالائی حصہ تراشیدہ لکڑی کی تیرہ چھتوں پر مشتمل تھا جس کی بائی چار سو فٹ تھی اس کے گرد آہنی کلس تھا یہ ایک بار آتشزدگی کا شکار بنا بعد ازاں انوں نے اسے دوبارہ بھی تعمیر کیا تھا-

مصنف جی ٹی گیرٹ نے اپنی کتاب ﴿لیگیسی آف انڈیا﴾ کے مطابق پشاور شہر کے شاہ جی ڈھیری﴾ سے نوادرات کا جو صندوقچہ ملا تھا اسے کنشک کے اوور سیر کی محنت کا ثمرہ بتایا گیا ہے یہ صندوقچہ 1909ء میں دستیاب ہوا تھا اس میں ادرات تو حکومت برما کو بطور تحفہ دے دیئے گئے تھے لیکن اصل صندوقچہ انگریز اٹھا ن لے گئے اور اس کی ایک نقل بنا کر پشاور کے عجائب گھر میں رکھ دی گئی تھی تاہم پر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے دور میں اس صندوقچہ کو واپس حاصل کر لیا گیا تھا-

پشاور نے تاریخ کے مختلف ادوار دیکھے ہیں وہ کئی بار اجڑا اور کئی بار بسایا گیا کئی فاتحین ن اسے روندتے ہوئے اور کتنوں کی عظمتیں بھی اس کی خاک میں دفن ہوئیں جب ور شروع ہوا تو سلطان ناصر الدین سبکتگین پہلا مسلمان حکمران تھا جس نے اس پر قدم رکھا- پھر خاندان غزنویہ کے بعد غوری اور دوسرے حکمران اپنا پرچم لہراتے ظمت کو بڑھاتے گھٹاتے رہے تا آنکہ مغل حکومت کا آخری ٹمٹماتا چراغ دم واپسیں ی ہچکیاں لے رہا تھا کہ افغانستان کے بارک زئی اور سدوزئی حکمرانوں کی باہمی کشمکش انوں کے لئے اس شہر کو تاراج کرنے کا راستہ صاف کر دیا اور وہ اس علاقہ پر قابض ہو د اپنی وحشت و بربریت کے لئے تو مشہور تھے ہی انہوں نے اہل علاقہ اور خصوصاً اپر دل کھول کر مظالم کئے وہ عمارتوں کو برباد کرتے، باغات اور فصلوں کو تباہ کر دیتے تاراج ان کی پالیسی میں شامل تھا- لوگ مصائب و آلام میں رہے یہاں تک کہ رنجیت سنگھ کی وفات کے بعد خالصہ دربار کا چراغ بھی گل ہو گیا اور سات سمندر پار سے

Scanned with CamScanner

آئے ہوئے فرنگیوں نے عنان حکومت سنبھال لی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ سکھوں کے دور حکومت میں افغانوں کے علاوہ آفریدیوں اور یوسف زئیوں کی سکھوں کے ساتھ جنگیں ہوتی رہیں ہری سنگھ نلوہ نے 1834ء میں بڑی آسانی کے ساتھ پشاور پر قبضہ کر لیا تھا اور فوجی گورنر کی حیثیت سے پشاور پر حکومت کرنے لگا اس نے قلعہ بالا حصار کی برباد شدہ دیواروں کی مرمت کرنے کے علاوہ جہانگیرہ کے قریب ایک قلعہ بھی تعمیر کیا تاہم 1837ء میں افغانوں اور قبائلیوں کے ایک لشکر کے ساتھ جو سردار دوست محمد خان کی قیادت میں تھا جمرود کے قریب سکھوں کی زبردست جنگ ہوئی جس میں ہری سنگھ نلوہ مارا گیا جبکہ اس سے چند سال قبل پیر سباق (نوشہرہ) کے قریب پختونوں سے جنگ کے دوران مشہور سکھ جرنیل اکالی پھولا سنگھ ہلاک ہو گیا تھا۔ رنجیت سنگھ نے ہری سنگھ نلوہ کے قتل ہونے کے بعد تیجا سنگھ کو پشاور کا گورنر بنا کر بھیجا لیکن جب تیجا سنگھ حالات پر قابو پانے میں ناکام رہا تو سکھ فوج میں موجود اطالوی نژاد جرنیل ریوی ٹیبل (ابو طویلہ) کو گورنر مقرر کر دیا گیا۔ ابو طویلہ جو 1838ء اور 1842ء تک پشاور میں مقیم رہا رنجیت سنگھ کے پاس آنے سے پہلے فرانسیسی فوج میں ملازم تھا وہ انتہائی ظالم اور متعصب انسان تھا اور سکھ حکمرانوں کو خوش کرنے کے لئے مسلمانوں پر بڑے مظالم ڈھائے۔ اس نے بہت سے مسلمانوں کو جو اسے سکھ راج کے خلاف نظر آتے تھے قتل کیا اور دیوار شہر کے باہر پھانسیوں پر لٹکاتا رہا۔

بات پشاور کی تاریخی اہمیت کے علاوہ ماضی و حال کی ہو رہی تھی اس شہر نے متعدد نامور اور قابل ذکر شخصیتوں کو جنم دیا یہاں متعدد اللہ والے پیدا ہوئے اور اللہ کی راہ میں اپنا تن، من، دھن لٹانے والے بھی! یہ شہر ادیبوں، شاعروں، فنکاروں، کاریگروں، کھلاڑیوں، حریت پسندوں اور وطن کی آبرو پر مر مٹنے والوں کا بھی گہوارہ رہا ہے اور دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے ... کبھی خالی نہیں رہی۔

گذشتہ پون صدی میں اس شہر سے رخصت ہو جانے والی نامی گرامی اور جذبہ خدمت سے سرشار جن شخصیتوں کے نام آتے ہیں ان میں بعض دیگر کے علاوہ صاحبزادہ عبدالقیوم خان، ... نا سید تجمل حسین شاہؒ، آغا حافظ سید محمد زمان شاہ، آغا سید فقیر شاہ، آغا سید گوہر علی شاہ، آغا سید شاکر بغدادیؒ آغا سید قمر الزمان، مفتی سرحد حضرت مولانا عبدالرحیم پوپلزئی، علامہ سید ... محمد ایوب جان بنوریؒ، مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی، الحاج کریم بخش سیٹھی، میاں عبدالغفور ... بخی، مولانا حافظ غلام جیلانی، ملک شاہ محمد خان مرحوم و مغفور، لالہ وزیر محمد صدیقی، الحاج ... مرزا صفدر حسین المشہدی، خان محمد طہماس خان، لالہ ایس ایم ایوب، چاچا محمد یونس خان، ... ن عبدالقیوم خان، سردار عبدالرب نشتر، حکیم محمد رونق خان، حکیم دانشمند، حکیم ... عبدالجلیل ندوی، سلیم خان بارڈر والا، حکیم عبدالرؤف ندوی، حکیم مفتی عبدالواسع ندوی۔

... نا سید جئی شاہ، مولانا فضل صمدانی، مولانا سید حبیب شاہ، قاضی ... عبدالولی خان، میاں شریف حسین، آغا سید تاج میر شاہ، حاجی کرم الہی، سید ضیاء جعفری رحمۃ اللہ علیہ، آغا سید سکندر شاہ قادری، آغا سید چراغ شاہ، اللہ بخش یوسفی، غلام غوث صحرائی، عبدالکریم اٹلی، علی گل خان، حاجی جان محمد، قاضی محمد عمر قضاء حافظ فضل محمود، مولوی عبدالرب سید یوسف علی شاہ، سید مظہر گیلانی، ڈاکٹر حکیم اللہ جان اور گل محمد خان بھی شامل ہیں۔

نہیں اب ڈھونڈھ چراغ رخ زیبا لے کر کس کس کا ذکر کیا جائے یہاں تو سارا شہر پھولوں سے بھرا ہوا تھا ماضی کے اس خوبصورت شہر میں متعدد تاریخی یادگاریں بھی ہیں جن میں ... ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نظر نہیں آتا اور بعض کی دوبارہ مرمت وغیرہ کرا دی گئی ہے ان قابل ذکر یادگاروں میں بالا حصار جامع مسجد مہابت خان وزیر باغ ... شاہی باغ، چوک یادگار، گھنٹہ گھر، گور گٹھڑی، بی بی جان کا مقبرہ اور بعض دیگر مقامات اور مزار ... شامل ہیں بازاروں میں قصہ خوانی مسگراں، ڈبگری، کریم پورہ، بازار کلاں (حکیم عبدالجلیل

روڈ) اندر شہر بازار ریشم گراں (حکیم محمد اجمل خان روڈ) مشہور ہیں اور اپنے اندر ایک تاریخ بھی رکھتے ہیں ماضی میں اس شہر کے باہر ایک پَتی اور نیم پختہ دیوار بھی تعمیر تھی جو اکثر مقامات پر منہدم ہو چکی ہے یہ دیوار سکھوں کے دور میں گارے سے تعمیر کی گئی تھی جبکہ بعد ازاں دور فرنگ میں اس میں اینٹیں بھی جڑدی گئی تھیں شہر کے گرداگرد سولہ دروازے تھے جو شام کے بعد بند ہو جاتے تھے ان میں کابلی گیٹ کے علاوہ ہشت نگری، کچہری، رام پورہ ریتی، آسامائی، باجوڑی، ڈبگری، رام داس طیبان (بے رزقاں) ٹھنڈی کھوئی (آسیا) شرقی یکہ توت گنج لاہوری اور کوہاٹی شامل تھے یہ دروازے اب نہیں رہے اور شہر ان دروازوں اور چار دیواری سے نکل کر دور دور تک پھیل چکا ہے اور گذشتہ نصف صدی میں اس کی آبادی بارہ تیرہ گنا سے بھی زیادہ بڑھ چکی ہے اور یہ بے پناہ مسائل کا شکار بن گیا ہے یہ شہر کبھی باغوں اور پھولوں کا شہر کہلاتا تھا لیکن ایک وقت آیا کہ اس کے باغات اجڑ گئے دستکاریاں لٹ گئیں تجارتی منڈیاں ناپید ہو گئیں صفائی کے فقدان اور عدم توجہی نے اس شہر کو میلا کچیلا اور ایک گندہ شہر بنا دیا ایک مرحوم سابق وزیر اعلیٰ نے کہا تھا میں دنیا کے مختلف شہروں میں گھوما پھرا ہوں لیکن میں نے پشاور سے زیادہ گندہ شہر کہیں نہیں دیکھا تاہم اس وزیر اعلیٰ نے اس سلسلے میں کوئی اقدام نہ کیا یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس شہر کا کوئی پرسان حال نہیں سڑکیں شکستہ اژدھا کی طرح منہ کھولے ہوئے ہیں ہول مختلف مقامات پر موت کو آواز دینے والی بجلی کی ٹوٹی پھوٹی تاریں فٹ پاتھوں پر رنگ برنگی سجی دکانیں ریڑھیوں کی بھرمار اور بازاروں میں تجاوزات نے پیدل چلنے والوں کا قافیہ تنگ کر رکھا ہے صفائی نہ ہونے کے باعث نالیاں پھل فروٹ اور چھلکوں سے بھری نظر آتی ہیں پلاسٹک کے ڈھیروں لفافے بھی ان میں پڑے دکھائی دیتی ہیں جن میں کیڑے رینگتے رہتے ہیں آبادی میں بے پناہ اضافے کے باعث باغات سمٹتے جا رہے ہیں اور قبرستانوں میں بھی مردے دفن کرنے کے لئے جگہ ختم ہوتی جا رہی ہے۔

بشکریہ روزنامہ مشرق میگزین پشاور

اخبار الجامعہ

مولانا تحمید اللہ جان

کاروائی اجلاس مجلس شوری

آٹھویں تعلیمی سال کے لئے حسب معمول 13 اکتوبر 1999ء بروز اتوار بوقت ساڑھے دس بجے مجلس شوری کا آٹھواں سالانہ اجلاس زیر صدارت مولانا حکیم لطف الرحمن صاحب سرپرست اعلیٰ جامعہ عثمانیہ منعقد ہوا۔ جس میں مجلس شوری کے 71 اراکین نے شرکت کی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کے بعد جامعہ کے مخلص خادم اور رکن شوری حاجی غیاث الانام صاحب نے اپنے خیالات نظم میں پیش کئے اور نظم پڑھی۔

بعد ازاں جامعہ کے ناظم تعلیمات مولانا حسین احمد صاحب نے جامعہ کے داخلے، طلبہ کی پڑھائی و تکرار جامعہ کی تربیت و اخلاق، جامعہ کی تعطیلات اور اصول و ضوابط کے بارے میں تفصیلات ارکان شوری کے سامنے پیش کیں۔

بعد ازاں جامعہ کے بانی و مہتمم مفتی غلام الرحمن صاحب نے خطبہ مسنونہ کے بعد معززز مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے ارکان شوری کی تشریف آوری پر جامعہ عثمانیہ کے اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ کہ آپ حضرات اپنی مصروفیات اور اپنا کاروبار چھوڑ کر سفر کی مشقت برداشت کرکے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے دین کی محبت کے واسطے ہماری دعوت قبول فرماکر یہاں تشریف لائے اللہ تعالیٰ آپ کے اس مخلصانہ جذبے کو قبول فرمائیں۔

یہ بات واضح رہے کہ اجلاس کا ایجنڈا مندرجہ ذیل امور پر مشتمل تھا۔

جس سے حضرت مفتی صاحب نے اراکین شوری کو آگاہ کیا۔

۱) گذشتہ اور آئندہ سال کی کارکردگی کی رپورٹ ۔

۲) تعلیمی سال نمبر۸ کے سالانہ اخراجات (بجٹ) پر غور و خوض

۳) تعمیراتی ، تعلیمی اور توسیعی مراحل پر بحث

مجلس شوری سے ایک ہفتہ پہلے جامعہ کی مجلس تعلیمی میں چند تجاویز پر تبادلہ خیال کیا گیا جس کی تفصیل درج ہے ۔

جامعہ میں اگلے سال 210 طلبہ کے داخلے کی گنجائش ہوگی جس میں سے

درجہ تخصص کے طلبہ کی تعداد	۱۰
درجہ سابعہ کے طلبہ کی تعداد	۲۰
درجہ سادسہ اور خامسہ کی کل تعداد	۴۵
درجہ رابعہ اور ثالثہ کی کل تعداد	۵۰
درجہ ثانیہ اور اولی کی تعداد	۵۵
درجہ متوسطہ اور اعدادیہ کی کل تعداد	۲۰
اور منتظرین کی تعداد	۱۰ ہوگی

درجہ حفظ کا اضافہ

مجلس تعلیمی میں یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ جامعہ کی نئی اراضی واقع چراٹ روڈ پبی میں اعمال شروع کر دئے جائیں ۔ تاکہ اس طرف توجہ رہے اور اعمال کی برکت کی وجہ سے امید ہے کہ اللہ تعالی اس کی تعمیر کے لئے جلد از جلد اسباب پیدا فرمادیں ۔

چنانچہ آئندہ سال سے وہاں حفظ قرآن کا ایک درجہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا جس میں ۴۰ طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا جن کے لئے دو اساتذہ کرام کی ضرورت بھی ہوگی حفظ قرآن کے ساتھ ساتھ پرائمری سطح پر انگریزی ۔ریاضی ۔ اردو

ور خط و کتابت کا نظام بھی وضع کیا جائے گا کم از کم پرائمری کی سطح تک تعلیم ہو ۔ کہ حفظ مکمل کرنے کے بعد درجہ اعدادیہ میں داخلہ لینے کے قابل ہوں ۔

امعہ کے اساس دستور و آئین میں دفعہ نمبر۶ اور دفعہ نمبر۱۷ میں ترمیم

چار سال پہلے مدرسہ کے نظام کے لئے ایک اساس دستور آئین بنایا گیا تھا جس کی منظوری مجلس شوری نے دی تھی ۔ یہ اس وقت بنایا گیا تھا جس وقت شوری کے ارکان کی تعداد ۱۵ سے لیکر ۲۵ تک تھی جبکہ طلبہ کی تعداد ۴۰ سے لیکر ۶۰ تک تھی ۔ الحمد للہ طلبہ کی تعداد ۲۰۰ تک پہنچ گئی ہے اللہ تعالی اور ترقی نصیب فرمائے ۔

دفعہ نمبر۶ (الف) میں ہے ۔ کہ شوری کے ارکان کی تعداد ۱۵ سے لیکر ۲۵ تک ہوگی ۔ لیکن اب ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ اس تعداد میں اضافہ کرکے اراکین کی تعداد ۷۱ تک بڑھائی جائے جس کے دو فہرست ہوں گے فہرست اول اور فہرست دوم ۔ فہرست اول میں ان اراکین کے نام مندرج ہوں گے جن کی باقاعدہ اور مسلسل حاضری جاری ہے ایسے ممبروں کی تعداد ۴۱ ہے بقیہ ۳۰ ممبر فہرست دوم میں ہوں گے ۔ فہرست اول میں فہرست دوم سے اراکین کی تعداد منتقلی مسلسل حاضری کی بنیاد پر ہوگی ۔ تاکہ اس کے ساتھ نظام میں ایک قسم کا استحکام اور پابندگی کا لحاظ ہو ۔ واضح رہے کہ فہرست اول میں سرپرست اعلی ، مہتمم ، ناظم تعلیمات اور باقاعدہ مسلسل حاضری کرنے والے ممبروں کے نام ہوں گے

اس کی بناء پر دفعہ نمبر۶ (الف) میں ترمیم کرکے ۲۵ سے ۷۱ تک ممبروں کی تعداد میں اضافہ ہوگا اس طرح دفعہ نمبر۶ میں ذاتی اراکین کی اصطلاح کی بجائے فہرست اول اور فہرست دوم کی اصطلاح سے موسوم کیا جائے گا اس کے علاوہ تین سال کی غیرحاضری پر رکنیت متاثر رہی جبکہ ابھی دو سال کی غیرحاضری سے متاثر رہے گی ۔

۱۵۵

Scanned with CamScanner

ہنگامی اجلاس کے لئے بروقت کمیٹی کا قیام

حضرت مفتی صاحب نے اراکین شوری سے ایک اور استفسار کرتے ہوئے فرمایا کہ شوری کا اجلاس تو سالانہ ہوتا ہے لیکن بروقت ضرورت ہنگامی اجلاس کے لئے شوری کے ممبروں میں سے ایسے چھ ممبروں کی کمیٹی کا قیام محسوس کیا جارہا ہے کہ ان تک رسائی آسان ہو کیونکہ سب کو بلانا اور ان تک رسائی ذرا مشکل ہوتی ہے تو اس بنیاد پر ایک ہنگامی کمیٹی کی تشکیل کی ضرورت ہوگی کہ بروقت ضرورت اس سے رابطہ ہو کر مشورہ کر سکیں تاہم ان کے ساتھ کئے گئے مشوروں کو سالانہ شوری کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ دفعہ نمبر ۱۷ میں ہے کہ اس کی تعداد تین سے لیکر سات تک ہو اس کی بناء پر مجلس اعلی کے ساتھ ممبروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر ۱۔ مفتی غلام الرحمن صاحب

نمبر ۲۔ حاجی محمد حسین صاحب

نمبر ۳ ملک اعجاز صاحب

نمبر ۴۔ حاجی غیاث الانام صاحب

نمبر ۵۔ قاضی کلیم الرحمن صاحب

نمبر ۶ حاجی شریف خان صاحب

نمبر ۷۔ حاجی درمرجان صاحب

مجلس معائنہ کی چیکنگ

حضرت مفتی صاحب نے جامعہ کے اخراجات کے لئے وضع کردہ نظام کے بارے میں تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اخراجات کے بارے میں ہمارا جو نظام ہے تین

طریقوں کے ذریعے اسے چیک کیا جاتا ہے اول درجہ میں ناظم مالیات چیک کرتا ہے۔ دوسرے درجہ میں میں خود چیک کرتا ہوں تیسرے درجہ میں مجلس معائنہ کا ایک رکن حاجی درمرجان صاحب چیک کرتا ہے۔ ان تین مراحل سے گزرنے کے بعد ہماری مجلس معائنہ برائے مالیات جو چار ارکان پر مشتمل ہے۔

نمبر ۱۔ جناب عبدالمتین صاحب اکاؤنٹ آفیسر گورنمنٹ پریس

نمبر ۲۔ حاجی عبداللہ صاحب

نمبر ۳۔ حاجی درمرجان صاحب

نمبر ۴۔ حاجی محمد حسین صاحب

یہ حضرات باقاعدہ چیکنگ کرتے ہیں اور اس کمیٹی کو کھلم کھلا اجازت ہوتی ہے۔ کہ ایک رسید یا کسی بات پر شک پڑ جائے تو اطمینان پوری طرح کرلے۔ اور ان کو بتایا گیا ہے کہ اگر پانچ پیسے کا بھی شک پڑ جائے تو اللہ تعالی کے دربار میں تم لوگ ذمہ دار ہوں گے کیونکہ یہ پیسے قوم کی امانت ہوتی ہے۔ ایک پیسہ کی خیانت میں بھی مسئول ہوں گے۔

آمد و خرچ کا گوشوارہ

حضرت مفتی صاحب نے گذشتہ سال کی آمد و خرچ کا گوشوارہ پیش کرتے ہوئے تعلیمی سال نمبر ۶ میں یکم شوال سے لیکر ۳۰ رمضان تک مجموعی اخراجات کی تفصیل اس طرح بیان فرمائی

بجلی	۸۳۰۰۸
تنخواہ	۲۹۱۰۵۰
تعمیرات	۱۳۵۳۵۸۸
ٹیلی فون	۱۷۰۵۸

Scanned with CamScanner

ڈاک	۱۴۲۱۲
سٹیشنری	۲۳۲۸۵
ضیافت	۲۰۱۸۰
کتب	۱۰۹۲۴۸
مطبخ	۴۸۰۶۷۲
متفرق اخراجات	۳۹۲۵۷
جامعہ کیلئے آمدورفت	۳۲۰۵۳
العصر	۴۲۱۴۹
ماہانہ خرچہ	۲۵۰۵۷۶۱
۳۰ رمضان تک کل آمدنی	۲۷۹۵۸۷۴
کل بچت	۲۹۰۱۱۳

گوشوارہ کی اس تفصیل پر نظر ڈالتے ہوئے مجموعی طور پر تقریباً" ۲۹۰۱۱۳ روپے بچت ہوئی ہے۔ جبکہ پچھلے سال تعلیمی سال نمبر ۵ میں خسارا تھا تو یہ بچت اگلے یا پچھلے سال کے نقصان میں لگائی جاتی ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ الگ چارٹ بنایا گیا ہے جس میں ایک سال کے کے پہلے دوسرے سال میں اور دوسرے سال کے تیسرے سال میں منتقل کئے جاتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب نے پچھلے سال کے بجٹ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس تخمینی بجٹ سے ہم مطمئن ہیں۔ مجلس شوری نے جو بجٹ پاس کیا تھا اندازا" درست رہا۔ آئندہ سال کے لئے جو ضروریات درکار ہوں گی اس کی تفصیل پیش خدمت ہے لیکن اس سے پہلے ایک عرض کرتا ہوں کہ ہمارے بجٹ پیش کرنے اور حکومت کے بجٹ پیش کرنے میں فرق ہے۔ حکومت کو یہ فکر ہوتی ہے کہ یہ پیسے ادھر سے آئیں گے اودھر سے آئیں گے جبکہ ہمارے بجٹ کا اصل منبع اللہ تعالی

...زانے ہیں۔ جو سب خزانوں کے مالک ہیں جس میں کوئی کمی نہیں آتی۔

اللہ تعالی گواہ ہے کہ میں اس نظام کو نہیں جانتا کہ ہمارے ایک مہینہ ...کوں روپے کا خرچہ ہے۔ پتہ نہیں یہ کیسے پورا ہوتا ہے مہینہ کے آخر میں کبھی ... پیسہ بھی نہیں ہوتا ہے پھر اللہ تعالی فضل فرماتے ہیں۔ تو جو بھی درخواست ہم ... تعالی کے دربار میں پیش کریں گے اور جو مانگیں گے یقیناً" اللہ تعالی قبول ...ائیں گے۔

...ہی سال نمبر ۸ کا مجوزہ تخمینی بجٹ

...	۱۱۶۰۵۶
...ا	۱۶۷۲۹۵۵
...رت	۱۳۹۰۳۴۵
...فون	۱۸۱۲۹
...	۱۹۵۸۷
...نری	۴۰۸۴۰
...ت	۳۰۰۰۰
...ب	۲۰۰۰۰۰
...	۶۷۰۰۶۲
...ات	۵۰۹۷۸
...	۵۴۰۰۰
...آمدورفت	۵۴۰۰۰
...بجٹ	۳۴۶۰۱۸۲

آخر میں ایک بار پھر حضرت مفتی صاحب نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا

کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالی کے سامنے درخواست پیش کی ہے ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی ہماری تمام ضروریات غیب کے خزانوں سے پورا فرمائیں گے ۔

مجلس معائنہ کی رپورٹ

اس موقع پر جناب عبدالمتین صاحب جو گورنمنٹ پریس میں اکاؤنٹ آفیسر ہیں ۔ آڈٹ اور معائنہ کی رپورٹ مجلس شوری کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ اللہ تالی کا شکر ہے کہ ایک ایسے دینی ادارہ کی خدمت میرے حوالہ ہے جس پر میں فخر کرتا ہوں کہ اللہ تعالی ہم سے اس میں کام لیتے ہیں ۔ پچھلے ہفتہ اپ[نے] ساتھیوں سمیت جامعہ کی آمد و خرچ کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے باقاعدہ اصول کے مطابق صحیح نہج پر چیکنگ کی ۔ لیکن سخت چیکنگ اور چند اشکالات کے باوجود حضرت مفتی صاحب نے تسلی بخش جوابات دے دیں ۔ بلکہ خود مفتی صاحب نے خود ایسی چیکنگ کی ہے کہ ایک چیف اکاؤنٹ آفیسر بھی نہیں کر سکتا ۔ مختصراً" عرض کرتا ہو[ں] کہ حساب کتاب مکمل طور پر ہم نے درست پایا ۔ چیکنگ کرنے کے بعد اپنا چیکنگ سرٹیفکیٹ بھی دے دیا ۔

کہ چیکنگ کے دوران ہم نے کسی قسم کی غلطی نہیں پکڑی ۔ آخر میں جامعہ کے لئے دعائیہ کلمات ہے کہ اللہ تعالی اس ادارہ کو ہماری دنیا و آخرت کی تر[قی] کے لئے اور علمی روحانی ترقی کے لئے ایک عظیم مرکز بنائے ۔

اجلاس کے آخر میں تقریباً" ڈیڑھ گھنٹے تک اراکین شوری کی مختلف تجاویزوں اور شکوک و شبہات کے ازالوں پر بات چیت جاری رہی ۔

اختتامی کلمات اور دعا

محترم سرپرست اعلی صاحب نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ اس

مدرسہ کی بنیاد اخلاص کے ساتھ رکھی گئی ہے حضرت مفتی صاحب نے اس مدرسہ کی بنیاد اخلاص کے ساتھ رکھی ہے ان کے پاس کوئی لاکھوں کروڑوں روپے نہیں تھے خالص اخلاص اور اللہ تعالی پر توکل کرکے اللہ تعالی کے خزانوں پر اعتماد کیا ہے ۔

سرپرست اعلی صاحب نے مدرسہ کے شب و روز کے اعمال کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جامعہ کے بارے میں جو ہم سنتے ہیں اور جس تعلیمی نظام سے ہمیں ناظم تعلیمات مولانا حسین احمد صاحب نے آگاہ کیا یقیناً" بہت اچھے طریقے کے ساتھ یہاں پر تعلیم و تربیت کی جاتی ہے اور ایسے دینی اداروں علماء کرام اور طالب علموں پر اپنے اموال کے لئے خرچ کرنا چاہیے تاکہ آخرت کے لئے ذخیرہ ہو ۔

ایک مرتبہ ایک آدمی جنید بغدادی رحمتہ اللہ کی خدمت میں بھری ہوئی دیناروں کی تھیلی کے ساتھ حاضر ہوا اور وہ تھیلی حضرت صاحب کے سامنے پیش کی ۔ جنید بغدادی رحمتہ اللہ نے پوچھا کہ اس تھیلی میں کیا ہے ۔ اس نے جواب دیا کہ اس میں دولت ہے طلبہ کی کتابیں اور دوسری ضرویات اس سے پوری کیا کریں ۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ باتیں کہ اور مال تمہارے پاس ہے یا نہیں ہے یا بس یہی مال تھا جو تم لائے ہو ۔ اس آدمی نے جواب دیا کہ حضرت بہت زیادہ دولت ہے ۔ یہ تو اس کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہے ۔ پھر حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ نے فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ میرا یہ مال اور زیادہ ہو جائے اس نے جواب دیا کیوں نہیں چاہتا ہوں کہ اور زیادہ ہو جائے ۔ اس پر جنید بغدادی رحمتہ اللہ نے فرمایا کہ میں تو یہ نہیں چاہتا ہوں کہ میرے پاس اور ہو اور تم چاہتے ہو کہ میرے پاس اور مال ہو لہذا فقیر تم ہو اور فقیر امیر کو مال نہیں دے سکتا یہ تھیلی واپس لے دو تھیلی واپس کی پھر اس آدمی نے بہت منتیں سماجتیں کیں لیکن قبول نہیں کی حضرت کو پتہ تھا کہ اس میں اخلاص نہیں ہے ۔ تھیلی واپس کرنے کے تھوڑی دیر

بعد ایک آدمی تھوڑے سے پیسے لئے ہوئے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن اس کے اخلاص و محبت کو دیکھ کر حضرت نے بہت محبت سے قبول کئے۔ اور اس کے لئے دعا کی۔ جس آدمی سے جنید بغدادی رحمتہ اللہ نے پیسے لئے اس نے عرض کی کہ حضرت میں ساری دنیا میں پھیر کر آیا ہوں اور جتنے لوگوں کے احسانات ہیں ان سب کی مقابلہ میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا کہ میرے تھوڑی سے پیسے لیکر قبول کئے۔

لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ اس طرح اپنے آپ میں اخلاص پیدا کریں۔ مدرسہ یا مفتی صاحب پر احسان نہ جتلائیں کہ ہم نے امداد کی ہمیں چاہیے کہ اگر لاکھوں روپے امداد کرتے ہوں تو آخرت کے مقابلہ میں اس کو تھوڑا سمجھیں کیونکہ کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔ **لاعیش الا عیش الاخرۃ** بعض لوگ دنیا کی کامیابی چاہتے ہیں حالانکہ اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے

آخر میں سرپرست اعلی صاحب نے رو رو کر جامعہ کی ترقی کے لئے دعا فرمائی۔ اور حاضرین نے آمین کہی۔ اللہ قبول فرمائے۔

٥٠٨
٥٥.

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا نتیجہ

ناظم تعلیمات مولانا حسین احمد

صر کے قارئین اس بات سے بخوبی آگاہ ہوں گے کہ جامعہ عثمانیہ اپنے یوم تاسیس سے ہی دارس عربیہ کی سب سے بڑی اور ملک گیر تنظیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے منسلک ہے۔ یہ تنظیم ۱۹۵۹ء میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود شمس العلماء علامہ شمس الحق افغانی، حدث کبیر مولانا محمد یوسف بنوری، خیر العلماء مولانا خیر محمد جالندھر کا محقق وقت حضرت ولانا عبد الحق نور اللہ قبور ھم اور دوسرے اکابر علماء نے قائم کی۔ اس وقت اس کے صدر حدث دوراں حضرت العلامہ مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتھم ہیں۔ جن کی نظامت علیا ر پھر صدارت کے دور میں اس تنظیم نے حیرت انگیز اور بے مثال ترقی کی ہے۔ اللہ تعالی ان سرپرستی تادیر قائم رکھے۔

وفاق المدارس خالص تعلیمی امتحانی ادارہ ہے جس کے ساتھ ملک بھر کے ہزاروں بی مدارس ملحق ہیں اور اس کے تحت منعقد ہونے والے امتحانات میں شرکت کرتے ہیں۔ اق کے امتحانات کا نظام نہایت مضبوط اور مستحکم ہے۔ ملک بھر میں سینکڑوں امتحانی مراکز ائم ہوئے ہیں۔ جن میں وفاق کی طرف سے مقرر کردہ عملہ امتحان کے انعقاد اور نگرانی کا مہ دار ہوتا ہے۔ ملک بھر میں بیک وقت وفاق کی سیل توڑ کر پرچہ کھولا جاتا ہے۔ اور بیک ت جوابی کاپیاں سیل بند کر کے وفاق کے مرکزی دفتر ملتان بھیج دی جاتی ہیں۔ امتحان کے تمام کے فوراً بعد ملک بھر سے بلائے گئے جید ممتحنین دفتر وفاق میں وفاق کے عہدیداروں اور لمہ کے چند ممتاز علماء کی نگرانی میں جوابی کاپیاں چیک کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ نتیجہ یاری کا کام بھی جاری رہتا ہے۔ اور یوں تقریباً ایک ماہ کی شبانہ روز محنت کے بعد امتحان کا تیار ہوتا ہے۔

٥٠٩٣-٥

امسال مختلف درجات کے تقریباً ساٹھ ہزار طلبہ وطالبات نے وفاق کے تحت ۲۷ رجب تا ۲ شعبان ۱۴۲۰ھ منعقد ہونے والے سالانہ امتحانات میں شرکت کی۔ جن کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

جامعہ کے شعبہ درس نظامی کے نواسی (۸۹) طلبہ جبکہ جامعہ کی شاخ صوت القرآن آدم زئی کے آٹھ کامل الحفظ طلبہ نے وفاق کے امتحان میں شرکت کی۔ جن کے نتائج الحمد للہ بڑے اچھے رہے۔ ۸۹ میں سے ۴۴ طلبہ نے درجہ ممتاز ۴۲ نے درجہ جید جدا جبکہ صرف تین نے درجہ جید میں کامیابی حاصل کی جبکہ درجہ مقبول میں کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی ناکام ہوا۔ فللہ الحمد والمنہ شعبہ حفظ کے آٹھ طلبہ میں سے ۷ درجہ ممتاز جبکہ ایک درجہ جید جدا میں کامیاب ہوا۔ معلوم رہے کہ وفاق میں کامیابی کے چار درجات ہیں۔ درجہ ممتاز میں کامیابی کے لئے ۸۰ فیصد جید جدا کے لئے ۶۰ فیصد جید کے لئے ۵۰ فیصد جبکہ درجہ مقبول میں کامیابی کے لئے ۴۰ فیصد نمبر دار ہوتے ہیں۔

جامعہ عثمانیہ کے طلبہ کے نتائج کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

درجہ	تعداد شرکاء	ممتاز	جید جدا	جید	مقبول	ناکام
عالیہ (بی-اے)	۱۶	۳	۱۰	۳	x	x
ثانویہ خاصہ (ایف-اے)	۱۹	۴	۱۵	x	x	x
ثانویہ عامہ (میٹرک)	۳۶	۲۲	۱۴	x	x	x
متوسطہ (مڈل)	۱۸	۱۵	۳	x	x	x
حفظ	۸	۷	۱	x	x	x
کل تعداد	۹۷	۵۱	۴۳	۳	x	x

خوشخبری :- جامعہ کا نتیجہ ویسے بھی مجموعی اعتبار سے حوصلہ افزاء ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان اور جامعہ کے مخلصین ومعاونین کے لئے عظیم خوشخبری یہ ہے کہ جامعہ کے درجہ متوسطہ کے تین طلبہ نے اپنے درجے میں ملک بھر میں اول، دوم، اور سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ جامعہ کے طالب علم محمد شعیب بن عاشق سلیم رول نمبر ۳۹۸۶ نے ۷۰۰ میں ۶۷۱ نمبر لیکر متوسطہ میں پہلی۔ حافظ مستفیض اللہ بن حمزہ علی خان رول نمبر ۳۹۸ نے ۶۷۰ نمبر لیکر دوسری اور عبداللہ جان بن حاجی محمد جان نے رول نمبر ۳۹۸۹ ۶۶۹ نمبر لیکر تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ ہم مذکورہ تینوں اور دوسرے تمام کامیاب طلبہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

نوزائیدہ ادارے کی یہ شاندار کامیابی اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم، اساتذہ کرام کی محنت اور جامعہ کے لئے بزرگوں اور مخلصین ومعاونین کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ہم اللہ رب العزت کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ جامعہ عثمانیہ سمیت اہل حق کے تمام مدارس ومراکز کو ظاہری اور معنوی اعتبار سے دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اور ان مراکز دینیہ کو اپنی حفظ اور امان میں رکھے

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

نتیجے کا عکس اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں -

سبحان اللہ

Scanned with CamScanner

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٠هـ / ١٩٩٩ المرحلة العالية

اسم المدرسة/الجامعة: جامعة عثمانية — العنوان: عثمانية كالوني پشاور — نوتھیہ روڈ صدر للبنين

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة			الورقة الأولى	الورقة الثانية	الورقة الثالثة	الورقة الرابعة	الورقة الخامسة	الورقة السادسة	المجموعة	التقدير	الكوائف
١٠٩٢	١٨٦٠٨	عطاء الرحمن	عبد الغني	صوابي	١٣٩٧هـ / ١٩٧٧م			٥٣	٧٥	٨٧	٨٦	٤٩	٤٧	٣٩٧	جيد جداً	
١٠٩٣	١٨٦٠٩	بني أمين	فضل قدير	"	١٤٠٠هـ / ١٩٨٠م			٥٨	٨٠	٩٨	١٠٠	٩٥	٦٢	٤٩٣	ممتاز	
١٠٩٤	١٨٦١٠	اشفاق احمد	دراز خان	كرك	١٣٩٨هـ / ١٩٧٨م	٤	١٢	٥٦	٦٧	٦١	٩٠	٧٥	٨٠	٤٣٤	جيد جداً	
١٠٩٥	١٨٦١١	رياض محمد	فضل محمد	صوابي	١٣٩٦هـ / ١٩٧٦م			٦٢	٨٤	٩٠	٩٦	٨٠	٦٥	٤٧٧	ممتاز	
١٠٩٦	١٨٦١٢	جمشيد علي	امير نواز	پشاور	١٣٩٨هـ / ١٩٧٨م			٥٧	٨٠	٨٨	٩٠	٨٥	٥٥	٤٥٥	جيد جداً	
١٠٩٧	١٨٦١٣	محمد يوسف	محمد يونس	نوشهره	١٣٩٥هـ / ١٩٧٥م			٦٠	٧٧	٨٤	٨٥	٨١	٦٨	٤٥٥	"	عبد المجيد
١٠٩٨	١٨٦١٤	گل واحد	عبد المالك	مانسهره	١٣٩٧هـ / ١٩٧٧م			٥٤	٧٥	٧٨	٩٠	٧٨	٧٠	٤٤٥	"	وفاق المدارس
١٠٩٩	١٨٦١٥	محمد سعيد	محمد سليم	صوابي	١٣٩٩هـ / ١٩٧٩م			٤٣	٩٥	٩٧	٩٣	٨٨	٦٥	٥٠١	ممتاز	
١١٠٠	١٨٦١٦	محمد عثمان	محمد سليمان	اٹک	١٣٩٦هـ / ١٩٧٦م			٥٣	٨٢	٥٦	٩٢	٧٦	٦٥	٤٢٤	جيد جداً	
١١٠٢	١٨٦١٧	محمد قاسم	محمد سليمان	صوابي	١٣٩٠هـ / ١٩٧٠م			٤٦	٧٥	٧٣	٨٤	٦٧	٥٠	٣٩٥	جيد جداً	
١١٠٣	١٨٦١٨	عبد الرحمن	امير محمد	كنر (افغانستان)	١٣٩٩هـ / ١٩٧٩م			٥٧	٥٣	٥٤	٩٧	٦٧	٧٩	٤٠٧	جيد جداً	
١١٠٤	١٨٦١٩	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]			٥١	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٥٧	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٠هـ / ١٩٩٩ المرحلة العالية

اسم المدرسة/الجامعة: جامعة عثمانية — العنوان: عثمانية كالوني پشاور — نوتھیہ روڈ صدر للبنين

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة			الورقة الأولى	الورقة الثانية	الورقة الثالثة	الورقة الرابعة	الورقة الخامسة	الورقة السادسة	المجموعة	التقدير	الكوائف
١١٠٥	١٨٦٢٠	محمد يوسف	سكندر شاه	پشاور	١٤٠٠هـ / ١٩٨٠م			٥٣	٧٠	٣٤	٧٤	١٥	٥٥	٣٠١	جيد	
١١٠٦	١٨٦٢١	عبد الوهاب	سيد فضل احمد	دير	١٣٩٨هـ / ١٩٧٨م			٥٣	٧٧	٨١	٧٥	٤٠	٧٢	٣٩٨	جيد جداً	
١١٠٧	١٨٦٢٢	عنايت الرحمن	غلام الرحمن	مانسهره	١٤٠١هـ / ١٩٨١م			٤٦	٧٠	٤٥	٩٠	٤١	٧٨	٣٧٠	"	
١١٠٨	١٨٦٢٣	حبيب الله	نور اكبر	چارسده	١٣٩٠هـ / ١٩٧٠م	٤	٢٨	٥٤	٤٦	٤٩	٩١	٤٨	٥٢	٣٤٠	جيد	

عبد المجيد

وفاق المدارس

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٠هـ / ١٩٩٩ المرحلة الثانوية الخاصة

اسم المدرسة/الجامعة: جامعة عثمانية پشاور — العنوان: ... — للبنين

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة: [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	المجموع	التقدير	الكوائف
٢١٦[illegible]	٣٠٨٢٨	فيض الحق	شمس الحق	كراچی	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٤٦	٨٣	٧٠	٨٢	٦٠	٣٧	٣٧٨	جيد جدا	
٢١٦[illegible]	٨٢٩	لطيف الرحمن	محمد سعيد	بنوں	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٧١	٩٤	٨٣	٨٢	٧٨	٥٨	٤٦٦	//	
٢١٦[illegible]	٨٣٠	عبد المنان	نوبت خان	كوهاٹ	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٩٢	٩٠	٩٠	٨٥	٧٠	٧١	٤٦٢	//	
٢١٦[illegible]	٨٣١	احسان الرحمن	مفتی نعم الرحمن	مانسهره	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٧٢	٨١	٩٨	٩٧	٨٨	٦٣	٤٩٩	ممتاز	
٢١٦[illegible]	٨٣٢	محمد الياس	عبد اللطيف	پشاور	١٣٩٦ / ١٩٧٦	٧٨	٨٧	٩٠	٩٦	٧٠	٧٠	٤٩١	//	
٢١٦[illegible]	٨٣٣	وحيد الدين	فضل الله	دير	١٣٩٤ / ١٩٧٤	٧٣	٨٧	٦٥	٨٥	٨١	٦٠	٤٥١	جيد جدا	
٢١٦[illegible]	٨٣٤	اكرام الله	سيد احمد	پشاور	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٦٥	٨٢	٩١	٧٠	٧٣	٦٤	٤٤٥	//	
٢١٦٨	٨٣٥	نور الامين	عبد الكريم	//	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٧٧	٨٥	٨٠	٧٠	٨٠	٥٣	٤٤٥	//	
٢١٦٩	٨٣٦	محمد ابراهيم	اسلم محمد	كرك	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٩١	٨٩	٨٦	٩٥	٨٥	٨٠	٥٢٦	ممتاز	
٢١٧٠	٨٣٧	جميل احمد	حسين احمد	//	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٧٠	٨٦	٧٠	٩٠	٧٥	٦٠	٤٥١	جيد جدا	
٢١٧١	٨٣٨	محمد ادريس	رئيس خان	كوهاٹ	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٨٩	٨٠	٦٨	٩١	٧١	٥٣	٤٥٢	//	
٢١٧٢	٣٠٨٣٩	زين الله	يوسف خان	پشاور	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٧٧	٨٩	٦٦	٨٦	٧٥	٦٦	٤٥٩	//	[signature]

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٠هـ / ١٩٩٩ المرحلة الثانوية الخاصة

اسم المدرسة/الجامعة: جامعة عثمانية پشاور — العنوان: — للبنين

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة: [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	المجموع	التقدير	الكوائف
٢١٧٣	٣٠٨٤٠	عبد السلام	عبد القادر	كرك	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٨٢	٨٥	٧٢	٨٨	٧١	٧٨	٤٥٨	جيد جدا	
٢١٧٤	٨٤١	نعمت الله	فصيح الله	پشاور	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٨١	٨٥	٥٠	٦٥	٦١	٦١	٤٠٣	//	
٢١٧٥	٨٤٢	عبيد الله	نصر عليم	كرك	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٦٢	٩٠	٥٥	٦٧	٧٢	٥٦	٤٠٢	//	
٢١٧٦	٨٤٣	الطاف الرحمن	محبوب الرحمن	مردان	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٧١	٩٤	٥٦	٧٣	٧٤	٥٥	٣٩٦	//	
٢١٧٧	٨٤٤	مسعود شاه	مسرت شاه	پشاور	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٨٩	٩٠	٩٣	٨٥	٧٣	٤٦	٤٧٦	//	
٢١٧٨	٨٤٥	شاه اسلام	محمد اسلام	نوشهره	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٧٧	٩٠	٨٠	٩٨	٨٦	٧١	٥٠٢	ممتاز	
٢١٧٩	٣٠٨٤٦	سماوات شاه	قيوم شاه	//	١٣٩٦ / ١٩٧٦	٧٧	٨١	٧٠	٨٢	٥٢	٤٩	٤٠١	جيد جدا	

[signature]

Scanned with CamScanner

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٠ھ المرحلة الثانوية العامة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة جامعہ عثمانیہ العنوان پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة 1	2	3	4	5	6	المجموع	التقدير	الكوائف
٣٩٠٦	٠١٣٨٤	محمد سليمان	مصلح الدين	چارسده	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٦٧	٦٧	٨٧	٨٥	٦٥	١٠٠	٤٧١	جيد جدا	
٣٩٠٧	٠١٣٨٥	محمد عباس	جامداد خان	باجوڑ ایجنسی	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٩٣	٩٦	٧١	١٠٠	٦٠	١٠٠	٥٢٠	ممتاز	
٣٩٠٨	٠١٣٨٦	ممتاز رحيم	گل رحيم	کوہاٹ	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٨٠	٩٠	٧٣	١٠٠	٨٥	١٠٠	٥٢٨	"	
٣٩٠٩	٠١٣٨٧	ضياء الرحمن	زعفران	پشاور	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٨٨	٨٥	٧٣	٩١	٨٢	١٠٠	٥١٩	"	
٣٩١٠	٠١٣٨٨	كفايت شاه	زمان خان	نوشہره	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٧٢	٨٠	٦٩	٩١	٧٩	١٠٠	٤٩١	"	
٣٩١١	٠١٣٨٩	غلام نبی	خیال حسین گل	صوابی	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٦٧	٦١	٥٦	٧٧	٧٣	٨٨	٤٢٢	جيد جدا	
٣٩١٢	٠١٣٩٠	حيات محمد	دوست محمد	چارسده	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٥٧	٥٣	٦٦	٩٣	٨٨	١٠٠	٤٥٧	"	
٣٩١٣	٠١٣٩١	لطيف الله	سعيد الله	دير	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٧٠	٧٢	٧٣	٨٨	٨١	٩٦	٤٨٠	ممتاز	
٣٩١٤	٠١٣٩٢	مبشر	لبشير الدين	چارسده	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٧٧	٨٢	٦٧	٩١	٨٢	١٠٠	٤٩٩	"	
٣٩١٥	٠١٣٩٣	نسيم علی شاه	نصيب علی شاه	بنوں	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٦٧	٩٢	٦٦	٩١	٨٤	١٠٠	٥٠٠	"	
٣٩١٦	٠١٣٩٤	مشتاق احمد	ناموس خان	نوشہره	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٦٥	٩٣	٨٦	٩٦	٦٩	١٠٠	٥٠٩	"	
٣٩١٧	٠١٣٩٥	[illegible]	[illegible] علی جان	[illegible]	١٤٠١ / ١٩٨[illegible]	٦٧	٧٦	٧٩	٨٨	٩٠	١٠٠	٥٠٠	"	

اسم المدرسة/الجامعة جامعہ عثمانیہ العنوان پشاور للبنين

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة 1	2	3	4	5	6	المجموع	التقدير	الكوائف
٣٩١٨	٠١٣٩٦	محمود الحسن	مغفور الله	مانسہره	١٤٠٦ / ١٩٨٦	٦٥	٧٠	٦٦	٨٠	٩١	١٠٠	٤٧٢	جيد جدا	
٣٩١٩	٠١٣٩٧	محمد الياس	جہانزیب	چارسده	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٨٠	٨٦	٨٠	٨٨	٧٣	١٠٠	٥٠٧	ممتاز	
٣٩٢٠	٠١٣٩٨	ذاكر الله	مير باز خان	ننگرہار افغانستان	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٨٠	١٠٠	١٠٠	٩٣	٨٠	١٠٠	٥٥٣	"	
٣٩٢١	٠١٣٩٩	محمد حماد	لطيف الرحمن	اٹک	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٦٥	٥٢	٥٦	٨٣	٧٣	٩٨	٤٢٧	جيد جدا	
٣٩٢٢	٠١٤٠٠	ساجد الرحمن	شمشاد علی	مانسہره	١٤٠٤ / ١٩٨٤	٨٣	٦٥	٦٣	٧٧	٧٧	١٠٠	٤٦٥	"	
٣٩٢٣	٠١٤٠١	شاهد الدين	طالع زر	سوات	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٦٥	٧٠	٦١	٧٥	٧١	٨٩	٤٣١	"	
٣٩٢٤	٠١٤٠٢	حفيظ الله	محمد يوسف خان	بنوں	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٧٠	٨٠	٧٢	٦٧	٨٠	١٠٠	٤٦٩	"	
٣٩٢٥	٠١٤٠٣	سليم شاه	محمد شاه	چارسده	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٨٥	٧٥	٧٣	٨٨	٨٠	٩٤	٤٩٥	ممتاز	
٣٩٢٦	٠١٤٠٤	عبد الباسط	جميد گل	"	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٧٣	٦٢	٦٣	٨٧	٨٦	٩٦	٤٦٦	جيد جدا	
٣٩٢٧	٠١٤٠٥	آصف علی	نور سيد	مردان	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٨٢	٧٣	٨٠	٨٨	٨٦	١٠٠	٥٠٩	ممتاز	
٣٩٢٨	٠١٤٠٦	غيور احمد	غياث الانام	پشاور	١٣٩٧ / ١٩٧٧	٩٦	٩٠	٩١	٩٦	٨٩	١٠٠	٥٦٢	"	
٣٩٢٩	٠١٤٠٧	نور الرحمن	غلام نبی	نوشہره	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٦٦	٤٨	٦٠	٧٧	٥٠	٩٠	٣٩١	جيد جدا	

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٠هـ

المرحلة الثانوية العامة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعة عثمانيه — العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديرية	تاريخ الولادة	الارقام المحصلة ١	٢	٣	٤	٥	٦	المجموع	التقدير	الكوائف
٣٩٣٠	٥١٢٠٨	برهان الدين	فرمان الدين	نوشهره	١٤٠٢هـ / ١٩٨٢	٦٧	٥٠	٥٤	٥٥	٦٨	١٠٠	٣٩٤	جيد جداً	
٣٩٣١	٥١٢٠٩	ضياء الحق	حنيف الرحمن	چارسده	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٧٣	٩٠	٨١	٧٧	٨٧	١٠٠	٥٠٢	ممتاز	
٣٩٣٢	٥١٢١٠	مومن خان	گران بادشاه	″	١٤٠١ / ١٩٨١	٦٢	٧٠	٧٥	٨٥	٩٠	٩٨	٤٨٠	″	
٣٩٣٣	٥١٢١١	شاهد الله	صنوبر خان	″	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٦٤	٨٢	٦٤	٨٥	٨٤	٩٨	٤٧٧	″	
٣٩٣٤	٥١٢١٢	محمد حارث	محمد ظاهر	صوابي	١٣٩٤ / ١٩٧٤	٥٨	٦٠	٧١	٦٠	٦٤	٩٨	٤١١	جيد جداً	
٣٩٣٥	٥١٢١٣	غوث الكبير	فضل معبود	پشاور	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٥٧	٧٣	٧٧	٨٣	٧٨	٩٩	٤٦٧	″	
٣٩٣٦	٥١٢١٤	ضياء الرحمن	فضل سبحان	″	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٤٥	٥٥	٧٢	٦٥	٦٨	٨٤	٣٨٩	″	
٣٩٣٧	٥١٢١٥	حسين احمد	لطيف خان	صوابي	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٧٠	٨٥	٨٤	٩٣	٩٣	١٠٠	٥٢٥	ممتاز	
٣٩٣٨	٥١٢١٦	وحيد الله	حميد الله	دير	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٧٣	٩٢	٧٩	٧٣	٨٧	٩٨	٥٠١	″	
٣٩٣٩	٥١٢١٧	فضل حكيم	فضل اكبر	چارسده	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٧٥	٩٥	٨٨	٨٣	٨٤	١٠٠	٥٢٥	″	
٣٩٤٠	٥١٢١٨	شمس الامين	گل امين خان	دير	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٧٧	٩٦	٨٣	١٠٠	٩٣	١٠٠	٥٤٥	″	
٣٩٤١	٥١٢١٩	سيد عطاء الله شاه	محمد ذاكر شاه	ژوب	[illegible]	٨٨	١٠٠	٩١	٨٠	٩٥	[illegible]	[illegible]	″	

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤٢٠هـ / ١٩٩٩م

المرحلة المتوسطة للبنين

اسم المدرسة/الجامعة: جامعة عثمانيه — العنوان: پشاور — نوتهيه روڈ پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديرية	تاريخ الولادة	الارقام المحصلة ١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	المجموع	التقدير	الكوائف
٣٩٧٧	٣٥٢٣١	سيف الرحمن	عزيز الرحمن	نوشهره	١٤٠٥هـ / ١٩٨٤	١٠٠	٩٤	٩٠	٩٣	٩١	٨٩	١٠٠	٥٧٠	ممتاز	٦٥٩
٣٩٧٨	٣٥٢٣٢	احسان الله	فضل حنان	كرم الجبى	١٤٠٢ / ١٩٨٣	٨٦	٧٠	٩٧	٦١	٧١	٨٠	١٠٠	[illegible]	جيد جداً	٥١١
٣٩٧٩	٣٥٢٣٣	عبد اللطيف	مظفر شاه	″	١٤٠٢ / ١٩٨٣	٩٣	١٠٠	٩٠	٩١	١٠٠	٨٢	١٠٠	٥٧٦	ممتاز	٦٥٦
٣٩٨٠	٣٥٢٣٤	سيد اقبال	سيد نظير	پشاور	١٤٠٢ / ١٩٨٣	٧٥	١٠٠	٩٠	٨٧	٦٦	٨٨	١٠٠	٥١٨	″	٦٠٦
٣٩٨١	٣٥٢٣٥	محمد اسماعيل	حاجى محمد رسان	″	[illegible]	٧٠	٦٢	٩٢	٦١	صفر	٨٢	٩٥	[illegible]	جيد جداً	
٣٩٨٢	٣٥٢٣٦	[illegible]	حمزه على خان	بنون	١٤٠٢ / ١٩٨٣	١٠٠	٩٥	٩٦	٩٣	١٠٠	٩٢	٩٩	٥٧٨	ممتاز	٦٧٠
٣٩٨٣	٣٥٢٣٧	عبد الرحيم	قدرتم گل	نوشهره	١٤٠٢ / ١٩٨٢	٧٣	٨٢	٩٠	٨٧	٧٧	٥٨	١٠٠	٥٠٩	″	٥٦٧
٣٩٨٤	٣٥٢٣٨	محمد سلمان	ذاكر الله	پشاور	١٤٠٨ / ١٩٨٧	٧٨	٥٠	٩٠	٨٩	١٠٠	٨٤	٨٠	[illegible]	″	
٣٩٨٥	٣٥٢٣٩	عبد الحنان	حاجى نور محمد خان	نوشهره	١٤٠٢ / ١٩٨٣	٩١	٦٥	٩٥	٨٩	٦٧	٨٧	٧٥	[illegible]	″	
٣٩٨٦	٣٥٢٤٠	محمد شعيب	عاشق سليم	″	١٤٠٢ / ١٩٨٣	١٠٠	١٠٠	٩٣	٩٩	١٠٠	٧٩	١٠٠	٥٩٢	ممتاز	٦٧١
٣٩٨٧	٣٥٢٤١	محمد بلال الحق	انوار الحق	″	١٤٠١ / ١٩٨٠	٧٥	٧٧	٨٠	٤٦	١٠٠	٤٨	١٠٠	[illegible]	″	
٣٩٨٨	٣٥٢٤٢	[illegible]	[illegible]	بنون	١٤٠١	١٠٠	٦٦	٩٠	٩٨	١٠٠	٩٢	١٠٠	[illegible]	ممتاز	[illegible]

انتقال پر ملال

استاد القراء حضرت قاری فضل ربی رحمتہ اللہ

یکم نومبر 1999 کو ہزارہ ڈویژن کے نامور عالم دین استاذ القراء حضرت مولانا قاری فضل ربی نور اللہ مرقدہ نے داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے واصل حق ہوئے مرحوم محدث کبیر حضرت مولانا رسول خان رحمتہ اللہ کے شاگرد رشید تھے اور جامعہ اشرفیہ لاہور سے دورہ حدیث کر کے فراغت حاصل کی اگرچہ آپ نے مروجہ درس نظامی کی کتابیں نامور اساتذہ سے پڑھی تھیں معقولات کی کتابیں پڑھکر خاص ذوق رکھتے تھے لیکن فراغت کے بعد آپ نے پوری توجہ قرآن کریم پر دی یہی آپ کی خوبی تھی کہ علوم مروجہ میں مہارت کے باوجود اپنی تمام تر صلاحیتیں قرآن کے الفاظ کی خدمت کے لئے وقف کیں حفظ و تجوید کے لئے مانسہرہ میں معہد القرآن الکریم کے نام سے ایک دینی ادارہ قائم کیا اور خوب خدمت کی یہاں تک کہ صرف ہزارہ ڈویژن میں نہیں بلکہ سعودی عرب میں آپ کے تلامذہ کی خاص تعداد حلقات حفظ میں دین کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

اگرچہ حضرت قاری صاحب کو میں اس وقت سے جانتا ہوں جب 1976-68 میں اوگی کی منڈی مسجد میں ہم قرآن مجید حفظ کر رہے تھے میرے استاذ حضرت قاری غلام حبیب صاحب چونکہ آپ کے شاگرد تھے اس لئے ہم آپ سے بہت مانوس رہے خادم قرآن سیٹھی یوسف مرحوم نے جہاں ہزارہ میں حفظ کے مدارس کا جال بچھایا تھا تو تعلیمی سرپرستی آپ فرما کر امتحان کے لئے تشریف لایا کرتے تھے بعد میں دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں قیام کے دوران راہ و رسم بڑھ گئے۔ جب کبھی ملاقات ہوتی تو بہت شفقت فرماتے

مکتب نتائج الاختبار السنوی لوفاق المدارس العربیة باکستان ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء المرحلة المتوسطة

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ العنوان: پشاور نوتھیہ روڈ للبنین

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مدیریہ	تاریخ الولادة	الارقام المحصلة في كل ورقة							المجموع	التقدير	الكوائف
۳۹۸۹	۳۵۷۴۳	عبدالسبحان	حاجی محمد جان	مزار شریف	۱۴۰۳ / ۱۹۸۳	۹۳	۹۶	۹۲	۹۸	۱۰۰	۹۰	۱۰۰	۶۴۹	ممتاز	۷۴۹
۳۹۹۰	۳۵۷۴۴	احسان اللہ	" محمد رسان	پشاور	۱۴۰۲ / ۱۹۸۱	۸۰	۵۰	۸۷	۹۳	۱۰۰	۸۵	۱۰۰	۵۹۵	"	۵۹۵
۳۹۹۱	۳۵۷۴۵	محمد ساجد	محمد سعید	نوشہرہ	۱۴۰۲ / ۱۹۸۱	۷۲	۵۰	۸۵	۴۰	۸۴	۸۸	۱۰۰	۵۱۹	جید جدا	۵۱۹
۳۹۹۲	۳۵۷۴۶	محمد آصف	محمد عارف	پشاور	۱۴۰۲ / ۱۹۸۱	۵۸	۸۰	۷۰	۹۴	۱۰۰	۸۰	۸۵	۵۶۷	ممتاز	
۳۹۹۳	۳۵۷۴۷	سمیع الرحمن	سعید الرحمن	مانسہرہ	۱۴۰۱ / ۱۹۹۰	۷۵	۸۵	۸۵	۹۱	۷۸	۷۶	۱۰۰	۵۹۰	"	
۳۹۹۴	۳۵۷۴۸	انعام الرحمن	سعید الرحمن	"	۱۴۰۲ / ۱۹۸۱	۸۵	۶۶	۸۵	۹۳	۸۹	۷۹	۱۰۰	۵۹۷	"	۵۹۷

وابل الادم

۱۶ سولہ اجزاء مجموعہ

بنوں

سالن مصالحہ

سرخ، دھنیا، ہلدی، لہسن، میتھی، زیرہ، کالی مرچ

نی، حلوتری، الائچی کلاں، امچور، انار دانہ، تیز پتہ

فل، لونگ، اور ٹماٹر پاؤڈر

رہ:- حاجی مقبول الرحمٰن، شاقیاز خان

تھے دو سال پہلے اپنے مدرسہ کے سالانہ جلسہ دستار بندی میں بلایا گذشتہ سال بڑی شفقت سے دعوت دی اور حاضری کا اصرار بھی فرمایا لیکن میری بد قسمتی رہی کہ مصروفیات کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکا۔

سیاسی میدان میں بہت سرگرم تھے حضرت مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ کے دور میں جمعیت علماء اسلام میں فعال کردار رہا۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ ہزارہ ڈویژن میں جمعیت آپ کی وجہ سے زندہ رہی تو حقیقت سے دور نہیں 1970 کے انتخابات میں حضرت ہزاروی اور مولانا عبدالحکیم مرحوم کے قومی اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے میں جوانمردی سے کام کر کے اپنے تلامذہ سے خوب کام لیا۔ خود بھی کئی بار انتخابی میدان میں کود پڑے لیکن علاقہ خوانین کی عیاری سے کامیاب نہیں ہوئے (س اور ف) میں جمعیت کی دھڑ بندی کے بعد کچھ وقت تک س کے ساتھ وفاداری نبھاتے رہے لیکن حالات سے مجبور ہو کر (ف) سے رفاقت جوڑ دی اور آخر دم تک جمعیت علماء اسلام (ف) گروپ کے اکابرین میں سرفہرست رہے

طبعی اعتبار سے جلال و جمال کے حسین امتزاج سے مزین تھے جب کبھی کوئی بات مزاج کے خلاف ہوتی تو اس پر خاموشی طبعیت میں نہیں تھی حق پر ہمیشہ قائم رہے اور خلاف شرع بات کرنے پر کسی کو معاف نہیں کرتے تلامذہ پر خاص رعب رہتا سیاسی میدان میں مخالفین کو بھری محفل میں خوب جاڑ پھلاتے (لا یخافون لومتہ لائم) کی حسین تصویر زندگی میں غالب رہی مرحوم کی دینی خدمات کی وجہ سے یقیناً آپ سعادت مندی کے مراحل طے کیئے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ درجات عالیہ نصیب فرمائے اور مرحوم کے نسبی اور روحانی تلامذہ کو صبر جمیل نصیب فرمائے کیونکہ ٭ان لله ما أخذ وله ما أعطى وكل شي عنده باجل